بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

خطبہ نمبر ۶

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز چہارشنبہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰ | ۱۳ تبلیغ ۱۳۴۵ ہش | ۱۱ شوال ۱۳۸۵ھ | ۲ فروری ۱۹۶۶ء | نمبر ۲۷

اخبار احمدیہ

○ ربوہ یکم فروری۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق باہر سے آمدہ مورخہ ۳۱ جنوری کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

○ ربوہ یکم فروری۔ محترم جناب قاضی محمد رشید صاحب سابق وکیل المال تحریک جدید چند یوم سے بعارضہ بخار و خونی پیچش بیمار ہیں۔ کمزوری بہت ہے۔ احباب جماعت کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

○ ربوہ یکم فروری۔ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر تحریک جدید تحریر فرماتے ہیں:۔

"محترم فضل الٰہی صاحب انوری مبلغ فرینکفورٹ (جرمنی) کی بچی ایک لمبے عرصہ سے زکام اور چھینکوں سے بیمار ہے۔ Allergy کی قسم کی بیماری ہے۔ جو سات سال سے لگی ہوئی ہے۔ آج کل پھر اسے سخت تکلیف ہے۔ چھینکیں اتنی کثرت سے آتی ہیں کہ بالکل نڈھال ہو کر رہ جاتی ہے۔ اس کا اثر اس کی تعلیم پر بھی پڑ رہا ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ بچی کی کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔"

○ اس سے پہلے بھی بذریعہ روزنامہ الفضل احباب سے درخواست کی گئی تھی کہ موسم کے پیش نظر چیچک کا ٹیکہ لگوالیں۔ مگر اس سے بہت ہی کم دوستوں نے فائدہ اٹھایا۔ اب دوبارہ اعلان کیا جاتا ہے کہ ٹیکہ چیچک اس موسم میں نہایت ضروری ہے۔ اس لئے احباب کو چاہیئے کہ وہ جملہ افرادِ خانہ کو جلدی ٹیکہ لگوالیں۔ ٹیکہ چیچک روزانہ صبح ۹ بجے سے ایک بجے دوپہر تک دفتر ٹاؤن کمیٹی گول بازار ربوہ میں ہوتا ہے۔

(سیکرٹری ٹاؤن کمیٹی ربوہ)

چوہدری محمد اعظم صاحب وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ

ربوہ — نہایت افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے ٹیچر اور مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے مہتمم اشاعت مکرم چوہدری محمد اعظم صاحب بی۔ ایس سی، ایم ایڈ کئی سال بعارضہ کینسر بیمار رہنے کے بعد آج مورخہ یکم فروری ۱۹۶۶ء بروز سہ شنبہ چار بجکر ۲۵ منٹ پر علی الصبح وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

نماز جنازہ اور تدفین آج کسی وقت عمل میں آئے گی۔ احباب بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

رعایتِ اسباب ہماری اسلامی شریعت میں منع نہیں ہے

لیکن بھروسہ اللہ تعالیٰ پر ہی کرنا چاہیئے اور اسی کی پناہ میں آنا چاہیئے

"رعایتِ اسباب ہماری اسلامی شریعت میں منع نہیں ہے۔ کسی شخص نے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ہم دوا کریں۔ آپ نے جواب میں فرمایا کہ ہاں دوا کرو کوئی مرض ایسا نہیں جس کی دوا نہ ہو۔ ہاں یہ بالکل سچی بات ہے کہ کوئی وید یا ڈاکٹر یہ دعوے نہیں کر سکتا کہ اس کی فلاں دوا ضرور فائدہ کرے گی۔ اگر ایسا ہوتا تو پھر کوئی شخص کیوں مرتا۔ طبیبوں اور ڈاکٹروں کو چاہیئے کہ متقی بن جاویں۔ دوا بھی کریں اور دعا بھی۔ تنہائی میں بہت بہت دعائیں مانگیں۔ جن لوگوں نے گھمنڈ کیا تھا اللہ تعالیٰ نے ان کو ہی ذلیل کیا۔ لکھا ہے کہ جالینوس کو اسہال کے بند کرنے کا بڑا دعوےٰ تھا۔ خدا کی شان کہ وہ خود اسی مرض کا شکار ہوا۔ اسی طرح بعض طبیب مدقوق ہو کر اور بعض مسلول ہو کر اس دنیا سے چل دیئے۔

اس بیان سے میری غرض یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دعوے کی حقیقت کھول دی اور ان کی بے جا شیخی کا بھانڈا پھوڑ کر دکھا دیا۔ جس قسم کا دعوے کیا۔ اسی دعوے میں پست اور ذلیل ہوئے۔ پس معلوم ہوا کہ انسان کو کسی قسم کا دعوے سزاوار نہیں ہمارے والد صاحب مرحوم بھی مشہور طبیب تھے۔ جن کا پچاس برس کا تجربہ تھا وہ فرمایا کرتے تھے کہ حکمی نسخہ کوئی نہیں اور اصل حقیقت بھی یہی ہے کہ تصرف اللہ کا خانہ خالی رہتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کرنے والا سعادت مند ہے۔ انسان مصیبت میں بد دماغ نہ ہو اور غیر اللہ پر بھروسہ نہ کرے۔ یک دفعہ ہی خفیف عوارض شدید ہونے لگ جاتے ہیں۔ کبھی قلب کا علاج کرتے کرتے دماغ پر آفت آجاتی ہے۔ کبھی سردی کے پہلو پر علاج کرتے کرتے گرمی کا زور چڑھ جاتا ہے۔ کون ان بیماریوں پر حاوی ہو سکتا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ پر کامل بھروسہ کرنا چاہیئے۔ انسان ان حشرات الارض اور سمیات کو کب گن سکتا ہے۔ صرف بیماریوں کو بھی نہیں گن سکتا۔ لکھا ہے کہ صرف آنکھ ہی کی تین ہزار بیماریاں ہیں۔ بعض بیماریاں ایسی ہوتی ہیں کہ وہ ایسے طور پر غلبہ کرتی ہیں کہ ڈاکٹر نسخہ نہیں لکھ سکتا جو بیمار کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔" (ملفوظات جلد اول صفحہ ۲۵۲ و ۲۵۳)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

جلسہ سالانہ ۱۹۶۵ء کے موقعہ پر

احمدی خواتین سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایمان افروز خطاب

اپنے اوقات کو ضیاع سے بچانے اور انہیں اعمالِ صالحہ سے معمور کرنے کی ہر ممکن کوشش کرو

بچوں کی ایسی تربیت کرو کہ ان کے دلوں میں خدا تعالیٰ کی محبت سمندر کی طرح موجزن ہو

فرمودہ ۲۰ دسمبر ۱۹۶۵ء بمقام ربوہ

مرتبہ:- مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

قابلِ صد احترام بہنو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،۔

یہ محض

اللہ تعالیٰ کا فضل ہے

کہ اس نے آپ کو بھی اور مجھے بھی یہ توفیق بخشی کہ ہم امام الزمان کو پہچانیں اور اس نے غلبۂ اسلام کے لئے جو عظیم مہم اس زمانہ میں جاری کی ہے۔ اس کی طرف اپنے آپ کو منسوب کریں۔ اور اس عظیم مہم کو کامیاب بنانے کی کوشش میں ہماری حقیر خدمات بھی شامل ہوں۔ تاہم اللہ تعالیٰ کے ان فضلوں کو جذب کرنے والے ہوں۔ جن کا اس نے بشارتوں کے رنگ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدہ فرمایا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً فرمایا تھا۔

انت المسیح الذی لا
یضاع وقتہ۔

(تذکرہ نیا ایڈیشن صفحہ ۳۸۰)

یعنی تو وہ (بزرگ) مسیح ہے جس کا وقت ضائع نہیں جائے گا۔ اس الہام میں جہاں

ایک زبردست پیشگوئی

ہے۔ وہاں ساتھ ہی ہمارے لئے ایک زبردست ہدایت بھی ہے۔ پیشگوئی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس الہام میں وعدہ فرمایا ہے کہ اے مسیح تو دنیا کی اصلاح کے لئے آیا ہے۔ اور اپنے مسیحی نفوس سے تو نے اقوامِ عالم کو زندہ کرنا ہے ہم تجھے بشارت دیتے ہیں کہ تجھے ایک ایسی جماعت دی جائے گی کہ جس کے اوقات ہماری نگاہ میں بھی معمور ہوں گے۔ بھرے ہوتے ہوں گے آباد ہوں گے۔ وہ ضائع نہیں ہوں گے اور

ہدایت یہ ہے

کہ ہم خاص توجہ اور اہتمام سے دیکھتے رہیں کہ ہمارے اوقات ضائع نہ ہوں۔ دراصل اس الہام میں سورۃ عصر کی طرف اشارہ ہے۔ اللہ تعالیٰ سورۂ عصر میں فرماتا ہے۔

والعصر ان الانسان لفی
خسر الا الذین امنوا
وعملوا الصالحات وتواصوا
بالحق وتواصوا بالصبر۔

یعنی بہت افسوس ہے کہ انسان گھاٹے میں پڑ جاتا ہے۔ حالانکہ ہم نے اس کے لئے نفع اٹھانے کے ہزاروں سامان پیدا کئے تھے۔ اس کو لمبی عمر عطا کی تھی۔ جس میں وہ ہماری طرف جھک کر اور متوجہ ہو کر اپنی جھولی ہمارے خزانوں سے بھر سکتا تھا۔ لیکن اس نے اس کی قدر نہ کی۔ اور اس وقت کو ضائع کر دیا جو ہم نے اسے عطا کیا تھا۔

انسان کو اللہ تعالیٰ نے جو بڑی نعمتیں عطا کی ہیں۔ ان میں دو اہم نعمتیں

زندگی اور وقت کی نعمتیں

ہیں۔ دنیا میں ہزاروں قسم کے ایسے کیڑے ہیں۔ جن کی عمریں چند گھنٹے سے زیادہ نہیں۔ اور ہزاروں قسم کے ایسے کیڑے ہیں۔ جو چند منٹ کے لئے زندہ ہوتے ہیں اور پھر مر جاتے ہیں۔ اگر انسان کی زندگی بھی چند لمحات۔ چند دقائق یا چند گھنٹوں پر مشتمل ہوتی تو اسے اعمالِ صالحہ بجا لا کر خدا تعالیٰ کی نعمتوں کے حاصل کرنے کا وقت کہاں تھا۔ پس اللہ تعالیٰ اس سورۃ میں فرماتا ہے۔ کہ ہم نے تمہیں زندگی عطا کی، تا تم کبھی گھاٹے میں نہ پڑو اور

ترقیات کی منازل

طے کرتے ہوئے مجھ سے قریب سے قریب تر ہوتے چلے جاؤ۔ لیکن والعصر ہم اس زمانہ کو جو ہم نے تمہیں ترقیات کے لئے دیا تھا شہادت کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ کہ تم نے اسے ضائع کر دیا اور تم خسران یعنی گھاٹے میں پڑ گئے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ انسان گھاٹے میں نہیں پڑتا۔ جو اپنے وقت کا صحیح استعمال کرتا ہے۔ اور

اپنی عمر کی ہر گھڑی میں

اعمالِ صالحہ بجا لاتا ہے۔ جیسے فرمایا۔

الا الذین امنوا وعملوا
الصالحات وتواصوا بالحق
وتواصوا بالصبر

سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے۔ اور انہوں نے عمل صالح کئے۔ اور صداقت کے اصول پر قائم رہے اور صبر سے کام لینے کی وہ ایک دوسرے کو تلقین کرتے رہے۔ صبر کے معنی ہیں استقامت اور ثابت قدمی کے ساتھ نیکی پر قائم ہو جانا۔ یعنی وہ لوگ خود بھی صبر کے ساتھ نیکیوں پر قائم رہے۔ اور دوسروں کو اس کی تلقین کرتے رہے۔

غرض اس سورۃ میں اصولی طور پر وقت کو ضیاع سے بچانے کا

یہ طریق بتایا گیا ہے

کہ اعمالِ صالحہ بجا لاؤ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہاماً بتایا گیا ہے

انت المسیح الذی لا
یُضاع وقتہ

کہ تو وہ (بزرگ) مسیح ہے کہ جس کو ایک ایسی جماعت مردوں اور عورتوں، بڑوں اور چھوٹوں، جوانوں اور بچوں کی دی جائے گی جو اپنے اوقاتِ عزیزہ کو ضیاع سے بچانے اور انہیں اعمالِ صالحہ سے معمور کرنے کی ہر ممکن کوشش میں لگے رہیں گے۔ اور چونکہ یہ کام

خدا تعالیٰ کی توفیق کے بغیر

ممکن نہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ان بہت سے ڈاکوؤں کی نشاندہی کی ہے جو ہمارے اوقات پر ڈاکہ ڈالتے ہیں۔ ہمیں اعمالِ صالحہ سے محروم کر دیتے ہیں۔ اور

الا الذین امنوا وعملوا
الصالحات

کے گروہ سے نکل کر

ان الانسان لفی خسر

کے گروہ میں داخل کرنے کی کوشش کرتے ہیں گویا اللہ تعالیٰ نے ہمیں پہلے سے خبردار کر دیا ہے کہ یہ ایسی چیزیں ہیں جو تمہارے وقت پر ڈاکہ ڈالیں گی۔ تم ان کا خیال رکھنا اور ان کے قریب نہ جانا۔ تم ان کے پیچھے چل کر اوقات کو ضائع نہ کرنا۔

ایسے بہت سے نواہی میں سے جن کے کرنے سے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں روکا ہے۔ اور جو ہمارے اوقاتِ عزیزہ پر ڈاکہ ڈالتے اور انہیں ضائع کر دیتے ہیں چند ایک کا ذکر میں اس وقت اپنی بہنوں کے سامنے کرنا چاہتا ہوں۔

پہلی بات

جو میں بتانی چاہتا ہوں یہ ہے کہ عورتوں کا میدانِ عمل ان کا گھر ہے۔ جہاں وہ اپنے بچوں کی تربیت کرتی ہیں۔ عبادات بجا لا رہی ہوتی ہیں اور اپنے گھر کے ماحول کو خوشگوار بنانے کے لئے محنت کر رہی ہوتی ہیں۔

اور خیال رکھتی ہیں۔ یا کم سے کم انہیں اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ ان کے خاوند۔ باپ بھائی بیٹے یا دوسرے عزیز اور رشتہ دار جو اس گھر میں رہتے ہیں۔ گھر سے نکل کر دین کی زیادہ سے زیادہ خدمت کرسکیں۔ غرض عورت کا میدان عمل زیادہ تر اس کا گھر ہے۔ اور گھر میں بہت سے وقت ضائع کرنے والے بھی آجاتے ہیں۔ اور وہ شرم کے مارے انہیں کچھ کہہ نہیں سکتی۔ اللہ تعالےٰ نے اس سلسلہ میں بھی قرآن کریم میں ہدایات دی ہیں اور گھروں کی پرائیویسی (privacy) اور اس بات کا خیال رکھنے کے لئے کہ ہمارے گھر میں کوئی وقت پر ڈاکہ ڈالنے والا داخل نہ ہو۔ بعض بنیادی احکام دیئے ہیں۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

یاایّھا الذین آمنوا
لاتدخلوا بیوتاً غیر بیوتکم
حتّٰی تستأنسوا وتسلّموا
علیٰ اھلھا ذٰلکم خیرٌ لکم
لعلّکم تذکّرون فان لم
تجدوا فیھآ احداً
فلا تدخلوھا حتّٰی یؤذن لکم
وان قیل لکم ارجعوا
فارجعوا ھو ازکٰی لکم
واللّٰہ بما تعملون علیم
(سورۃ النور ع)

یعنی اے مومنو اپنے گھروں کے سوا

دوسرے گھروں میں داخل نہ ہوا کرو

جب تک کہ اجازت نہ لے لو۔ اور داخل ہونے سے پہلے ان گھروں میں بسنے والوں کو سلام نہ کرو۔ یہ تمہارے لئے اچھا ہوگا۔ اور تمہارا اس فعل کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تم نیک باتوں کو ہمیشہ یاد رکھو گے۔ اور اگر تم ان گھروں میں کسی کو نہ پاؤ تب بھی ان میں داخل نہ ہو۔ جب تک کہ تمہیں گھر والوں کی طرف سے اجازت نہ مل گئی ہو۔ اور اگر کوئی گھر میں ہو اور تم سے کہا جائے کہ اس وقت چلے جاؤ تو چلے آؤ۔ یہ تمہارے لئے زیادہ پاکیزہ ہوگا۔ اور اللہ تعالےٰ تمہارے کاموں کو خوب جانتا ہے۔

اللہ تعالےٰ نے ان آیات میں مومنوں کو یہ حکم دیا ہے کہ دوسرے گھروں میں جاکر پہلے ان میں رہنے والوں کو سلام کرو پھر اندر جانے کی اجازت طلب کرو۔ اور اگر اجازت مل جائے جس کا مطلب یہ ہوگا کہ گھر والے ایسے کاموں میں مشغول نہیں جو نیکی کے ہیں اور جو ان پر بطور فرائض کے عائد ہیں ہو اور ان کے پاس تمہاری ملاقات کے لئے فالتو وقت ہے۔ تو تم بے شک اندر چلے جاؤ۔ اور ان سے باتیں کرو۔

لیکن اگر تمہیں یہ کہا جائے کہ اس وقت ہم فارغ نہیں ہیں۔ ہمیں خدا تعالےٰ کا یہ حکم ہے کہ اپنے اوقات کی حفاظت کرو۔ اور انہیں نیک کاموں میں خرچ کرو۔ ہم اس وقت بعض نیکیوں کے بجالانے میں مصروف ہیں۔ اور اگر ہم نے یہ وقت ملاقات میں خرچ کردیا تو وہ نیکیاں ضائع ہو جائیں گی۔ اور ہمارے اوقات نیکیوں سے معمور نہیں رہیں گے۔ تو تمہارے لئے بہتر ہوگا کہ تم بغیر کوئی شکوہ و شکایت اپنے دلوں میں پیدا کئے اپنے گھروں کو واپس لوٹ جاؤ۔ ھو ازکٰی لکم میں اس حکم کی وجہ اور نتیجہ بھی بتایا کہ ہم تمہیں یہ حکم اس لئے دے رہے ہیں کہ ہمارا دوسرا حکم یہ ہے کہ

اپنے اوقات کو ضائع نہ کرو

اور اُسے تم اس وقت تک بجا نہیں لاسکتے جب تک کہ تم اس حکم پر عمل نہ کرو۔ پس اگر تم الّا الّذین آمنوا وعملوا الصالحات میں شامل ہونا چاہتی ہو۔ اور خدا کی نگاہ میں مومنات اور صالحات میں شامل ہونا چاہتی ہو۔ تو تمہارے اوپر دو فرائض عائد ہوتے ہیں۔ ایک یہ کہ اگر تمہارے گھر میں تمہاری ملاقات کی غرض سے کوئی بہن آئے۔ اور تم اس وقت کسی نیکی کے کام میں لگی ہوئی ہو تو بغیر کسی شرم کے اسے کہہ دو۔ اس وقت ہم تم سے نہیں مل سکتیں کیونکہ اگر تم اپنی اس بہن سے شرم کھاتی ہو مگر خدا تعالےٰ سے شرم نہیں کھاتیں۔ تو تم خدا تعالےٰ کو کیا جواب دو گی۔ اس نے تو تمہیں اجازت دی تھی کہ اگر تم فارغ نہیں تو ملنے والیوں کو واپس کردو تا تمہارے اوقات کی حفاظت ہو۔ تم نے اس کی اجازت سے کیوں فائدہ نہ اُٹھایا۔ اور عمل صالح کے بجالانے میں سستی کی مرتکب ہوگئی۔ پھر ملاقات کے لئے آنے والیوں کے لئے بھی یہ حکم ہے کہ اگر انہیں گھر میں داخل ہونے کی اجازت نہیں ملتی تو وہ کسی ملال اور شکوہ و شکایت کے بغیر واپس چلی جائیں۔ یہ احکام کسی خاص گھر کے لئے مخصوص نہیں۔ بلکہ ہر گھر کے لئے ہیں۔

ہر مومنہ کا گھر

ایسا ہے جس کی خدا تعالےٰ نے حفاظت فرمائی ہے۔ اور اس کے بارہ میں خدا تعالےٰ نے جو حکم دیا ہے وہ ہر دو فریق کے لئے یعنی اس کے لئے بھی جو ملاقات کے لئے آئی ہے اور اس کے لئے بھی جس کی ملاقات کے لئے وہ آئی ہے۔ تزکیۂ نفس

نہ ملنے کی وجہ سے واپس آجاتی ہے تو اس میں ملال کی کوئی بات نہیں۔ اُسے اپنے دل کے اندر کوئی کدورت پیدا نہ کرنی چاہیئے۔ کیونکہ ایسا کرنے سے اس کا وقت بچ جائے گا اور اس بات کا ثواب بھی مل جائے گا کہ اسنے اللہ تعالےٰ کے ایک حکم کی پوری بشاشت سے تعمیل کی۔

یہ ہدایت نہایت ضروری ہے

کام کرنے والے ملک اس بات کو افورڈ (afford) ہی نہیں کرسکتے کہ جو آئے۔ آئے۔ اور جس وقت چاہے۔ آئے اور وہ شرم کے مارے اپنا کام چھوڑ کر ان سے باتیں کرنے لگ جائیں۔ اور اس طرح ان کے اوقات ضائع کردئے جائیں۔ دنیوی نقطہ نگاہ سے بھی ان قوموں نے جنہوں نے ترقی کی ہے اس حکم کو اپنا دستور بنا لیا ہے۔ وہ قومیں اگر اسلام سے مانگے ہوئے اصول پر اس قدر عمل پیرا ہیں تو ہم لوگ جنہیں خدا تعالےٰ نے آج سے چودہ سَو سال پہلے حکمت کی یہ بات سکھائی تھی کس طرح اس سے غافل رہ سکتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ہمیں اس حکم پر پورا پورا عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

دوسری چیز جو ہمارے اوقات پر ڈاکہ ڈالتی ہے وہ

تجسّس کی عادت

ہے۔ بعض مرد اور عورتیں اپنے بھائیوں اور بہنوں کی عیب گیری کے لئے میٹیریل (Material) اور مواد کی تلاش میں لگے رہتے ہیں اور اس ٹوہ میں رہتے ہیں کہ دوسرے کا کوئی نقص ان کے علم میں آجائے۔ ایک عورت دوسری عورت کے پاس جاتی ہے اور کہتی ہے۔ بہن فلاں کل سُنی۔ تمہیں پتہ اسے کیا ہوا ہے۔ بھلا اُسے اس بات سے کیا غرض۔ کہ کیا بات تھی۔ یا کیا ہوا۔ اُسے دوسروں کی بجائے اپنی فکر کرنی چاہیئے۔ اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے (لاتجسّسوا (الحجرات ع۲)) کہ تجسّس سے کام نہ لیا کرو۔ اور دوسروں کے عیوب کی ٹوہ میں نہ رہا کرو۔

حدیث میں ہے

کہ ایک دفعہ حضرت جبرئیل علیہ السلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے۔ اور فرمایا اگر ہم فرشتوں کو جو آسمانی مخلوق ہیں۔ زمین کی سطح پر عبادت بجالانے اور ... تو ہم تین نیکیاں

ضرور کرتے۔ جو اللہ تعالےٰ کی نگاہ میں بہت پسندیدہ ہیں۔ ایک تو ہم مسلمانوں کو پانی پلاتے۔ آپ لوگوں کو شاید یہ بات سمجھنی مشکل ہو لیکن دنیا کے بہت سے علاقے ہیں جہاں پانی کی بہت زیادہ قلت ہے۔ عرب کے علاقہ کو ہی لے لو۔ اب تو وہاں اچھا انتظام ہوگیا ہے لیکن ایک وقت مکہ مکرمہ میں ایسا بھی گزرا ہے کہ حج کے موقع پر پانی کی کمی سے فائدہ اٹھا کر مقامی لوگ پانی کا ایک گلاس سَو سَو روپیہ میں فروخت کر دیتے تھے۔ کیونکہ ان کو علم تھا کہ پانی کے بغیر کوئی حاجی زندہ نہیں رہ سکتا۔ اور وہ بڑی رقوم وصول کرنے کے لئے ان لوگوں کی طرف دیکھتے تھے جن کی جیبیں بھری ہوئی ہوتی تھیں۔ میرے بعض دوستوں نے جن کو اس کا ذاتی تجربہ ہے مجھے بتایا ہے اور میں بڑے وثوق سے آپ سے کہہ سکتا ہوں کہ

حج کے موقعہ پر

ایک زمانہ میں پانی کی فروخت کا کام کیا جاتا تھا۔ عرب کے علاوہ اور بھی بہت سے علاقے ہیں جہاں پانی کی بہت قلّت ہے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر ہم فرشتوں کو زمین پر عبادت اور نیک اعمال بجالانے کی اجازت ہوتی تو ہم ایک کام یہ کرتے کہ مسلمانوں کو پانی پلاتے۔ ربوہ میں بھی ایک حد تک اس پر عمل کیا جاسکتا ہے۔ یہاں اکثر جگہ پانی کھارا ہے۔ اب اگر کسی کے گھر میں

میٹھا پانی

نکل آتا ہے تو وہ ان لوگوں کو جو میٹھا پانی لینے کے لئے وہاں آتے ہیں پانی لینے سے نہ روکے بلکہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو میٹھا پانی مہیّا کرکے ثواب حاصل کرے۔

دوسری بات حضرت جبرائیل علیہ السلام نے یہ بتائی کہ اگر ہم فرشتوں کو زمین پر عبادت بجالانے اور نیک اعمال کرنے کی اجازت ہوتی تو ہم عیال دار لوگوں کی امداد کرتے۔ کیونکہ غریب شخص اگر اکیلا ہو تو وہ مزدوری کرکے اپنا پیٹ پال لیتا ہے لیکن اگر اس کے ساتھ اس کے آٹھ دس بچے بھی ہوں اور

ان کی خوراک اور لباس

کا اُسے فکر ہو۔ ان کے پڑھانے کا

اسے فکر ہو اور ان کی دیگر ضروریات اُسے مہیا کرنی ہوں تو اس کے لئے مشکل ہو جاتا ہے ایسے

عیالدار لوگوں کی امداد کرنا

بڑی نیکی کا کام ہے۔ جن لوگوں کو خدا تعالےٰ توفیق دے انہیں اس طرف توجہ کرنی چاہئیے۔

تیسری بات جو حضرت جبرئیل نے کہی اور میرے مضمون کے ساتھ اسی حصہ کا تعلق ہے کہ اگر ہم فرشتوں کو زمین پر عبادت اور نیک اعمال بجالانے کی اجازت ہوتی تو ہم مسلمانوں کے گناہوں اور ان کی کمزوریوں کی پردہ پوشی کرتے۔ غرض ہمیں یہ حکم ہے کہ اگر ہمیں کسی کے گناہ کا علم بھی ہو جائے تو اسے چھپائیں ظاہر نہ کریں۔ نہ یہ کہ دوسروں کے عیوب تلاش کرنے میں اپنے اوقات کو ضائع کریں۔

اس مسئلہ کے متعلق نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا

ایک بڑا سخت ارشاد ہے

جو میں اپنی بہنوں کے سامنے اس وقت رکھنا چاہتا ہوں آپ اُسے غور سے سنیں اور اسی وقت عہد کریں کہ آئندہ ہم کسی کے عیب کی تلاش نہیں کریں گے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :-

لا تؤذوا المسلمین
ولا تعیروهم ولا تتبعوا
عوراتهم فانه من تتبع
عورة اخیه المسلم
یتبع اللہ عورته ومن
یتبع اللہ عورته یفضحه
لو فی جوف رحله۔

(ترمذی جلد ۲
ابواب البر والصلة)

کہ دیکھو میں تمہیں یہ حکم دیتا ہوں کہ تم مسلمانوں کو تکلیف نہ دو۔ ان پر عیب نہ لگاؤ اور نہ ان کی کمزوریوں کے پیچھے لگے رہو کیونکہ جو شخص بھی تم میں سے مسلمانوں کی کمزوریوں کی تلاش میں لگے گا۔ اور ان کے عیوب کی ٹوہ میں لگے گا اللہ تعالےٰ اس کے عیب کے پیچھے پڑے گا اور اس کو شرمندہ اور بدنام کرے گا خواہ اسنے یہ عیب اپنے گھر میں چھپ کے کیا ہو۔ پس اگر ہم میں سے ہر ایک یہی چاہتا ہے کہ خدا تعالےٰ کی ستاری کا پردہ اس کے اوپر پڑا رہے اور اس کی غلطیوں اور کوتاہیوں کو خدا تعالےٰ ظاہر نہ ہونے دے اور اپنی مغفرت کی چادر کے نیچے انہیں ڈھانپ لے۔ تو ہم ایسا کرنے کی جرأت کیسے کر سکتے ہیں کہ خدا تعالےٰ سے تو یہ کہیں کہ اسے خدا تُو ہماری مغفرت فرما۔ ہمارے عیوب کو چھپا اور انہیں ظاہر نہ کر۔ اور خود سارے محلہ اور شہر میں جا کر دوسروں کے عیوب کی تلاش میں لگے رہیں۔ خدا تعالےٰ تو اس صورت میں ہمیں یہ کہے گا کہ جو چیز تم اپنے بھائیوں اور بہنوں کے لئے پسند نہیں کرتے وہ میرے پاس مانگنے کیوں آگئے ہو۔

تیسری چیز جو ہمارے اوقات پر ڈاکہ ڈالتی ہے وہ :

غیبت کی عادت ہے

بعض لوگ اپنی مجالس میں نیکی کی باتیں کرنے کی بجائے غیبت شروع کر دیتے ہیں۔ غیبت کے معنے ہیں کہ انسان دوسرے کے عیوب کا اس طرح ذکر کرے کہ اسمیں کوئی دینی فائدہ نہ ہو۔ مثلاً اگر کسی شخص میں کوئی کمزوری پائی جاتی ہے اور دوسرا آدمی علیحدگی میں اس سے کہتا ہے بھائی تم میں مجھے فلاں کمزوری نظر آتی ہے۔ اور اگر یہ بات درست ہے تو تم اپنی اصلاح کر لو۔ تو یہ بھی اس کی کمزوری کا ذکر ہے لیکن اس میں ایک دینی فائدہ بھی ہے یعنی ایک بھائی کو اصلاح کی طرف توجہ دلائی گئی ہے اور اس میں اس کی بدنامی بھی نہیں۔ لیکن اگر کسی شخص کے عیوب کا مجلس میں ذکر کر کے اسے بدنام کیا جائے جسمیں کوئی دینی فائدہ نہیں تو اسے غیبت کہتے ہیں اور اس سے خدا تعالےٰ نے منع فرمایا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے :-

لا یغتب بعضکم بعضاً
(الحجرات ع ۲)

یعنی تم میں سے بعض بعض کی غیبت نہ کیا کریں عورتوں کو خصوصاً اللہ تعالےٰ نے اس سلسلہ میں حکم دیا ہے کہ وہ

ایسے ناپسندیدہ امور سے پرہیز کریں

چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :-

فالصالحات قانتات حافظات
للغیب بما حفظ اللہ۔
(نساء ع ۶)

یعنی نیک عورتیں فرمانبردار اور اللہ تعالےٰ کی مدد سے پوشیدہ امور کی محافظ ہوتی ہیں۔ حافظات للغیب کے متعدد معانی ہیں میں ان کی تفصیل میں نہیں جانا چاہتا لیکن ان میں سے ایک معنی کی طرف میں اپنی بہنوں کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔ اور وہ یہ ہیں کہ حافظات للغیب میں اللہ تعالےٰ نے مومنات کی ایک خصوصیت نمایاں کر کے بیان فرمائی ہے اور وہ یہ کہ مومنات غیبوبت کی حالت میں یعنی اس حالت میں کہ ان کی دوسری بہنیں کسی مجلس میں موجود نہ ہوں۔ ان کی بعض کمزوریوں۔ خطاؤں۔ غفلتوں۔ کوتاہیوں اور عیوب کی حفاظت کرتی ہیں اور اس بات کا پورا خیال رکھتی ہیں کہ ان کے مُنہ سے اپنی کسی دوسری بہن کے متعلق کوئی ایسی بات نہ نکل جائے جو اُسے بدنام کرنے والی ہو۔ بما حفظ اللہ میں یہ فرمایا کہ دعائیں مانگنے اور نیک اعمال بجالانے والی مومنہ عورت کو خدا تعالےٰ کی حفاظت حاصل ہوتی ہے اور دوسرے ان الفاظ میں اس طرف بھی

ایک لطیف اشارہ کیا گیا ہے

کہ اگر تم حافظات للغیب ہو گی تو اللہ تعالےٰ تمہاری بھی حفاظت کرے گا۔ اگر تم اپنی دوسری بہنوں کے عیوب کی ستاری کرنے والی ہو گی تو اللہ تعالےٰ تمہارے عیوب کی ستاری کرے گا۔ اگر تم دوسری بہنوں کی عزت کی حفاظت کرنے والی ہو گی تو اللہ تعالےٰ تمہاری عزت کی حفاظت کرے گا۔ اگر تم دوسری بہنوں کی اچھی باتیں بیان کر کے ایک نیک فضا پیدا کرنے والی ہو گی تو اللہ تعالےٰ تمہاری بہنوں کو القاء کرے گا کہ وہ تمہارے متعلق اچھی باتیں کریں، اور ایک نیک فضا اپنے ماحول میں پیدا کریں۔

چوتھی بات جو میں بڑے اختصار کے ساتھ اپنی بہنوں سے کہنا چاہتا ہوں وہ بھی ایک ڈاکو ہے جو ہمارے اوقات پر ڈاکہ ڈالتا ہے اور وہ زینت کی نمائش ہے۔

زینت کی ناجائز نمائش

سے اللہ تعالےٰ نے منع فرمایا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ زینت جائز بھی ہوتی ہے اور اس کے بعض جائز مواقع بھی ہیں جہاں انسان اللہ تعالےٰ کی حمد کرتے ہوئے اس کی پیدا کردہ زینت کی اشیاء استعمال کرتا ہے یا ان کی نمائش کرتا ہے مثلاً بیوی اپنے خاوند کے سامنے زینت کی نمائش کرتی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :-

قل من حرم زینة اللہ
التی اخرج لعبادہ
والطیبٰت من الرزق
قل ھی للذین اٰمنوا
فی الحیٰوة الدنیا خالصةً
یوم القیٰمة۔ کذٰلک
نفصل الاٰیٰت لقوم یعلمون
قل انما حرم ربی الفواحش
ما ظھر منھا وما بطن
[illegible]
وان تشرکوا باللہ مالم
ینزل بہ سلطٰنا وان تقولوا
علی اللہ ما لا تعلمون۔
(الاعراف ع ۴)

یعنی تو کہہ دے کہ اللہ تعالےٰ کی اس زینت کو جس کو اسنے اپنے بندوں کے لئے نکالا ہے کس نے حرام کیا ہے یعنی اسکے احکام اور ہدایتوں کے مطابق اسے استعمال کرنے کو کس نے حرام کیا ہے۔ اسی طرح رزق میں سے پاکیزہ چیزوں کو بھی کس نے حرام کیا ہے۔ یہ تو اصل میں اس دنیا میں بھی مومنوں کے لئے ہیں اور مومن اس کو کہتے ہیں جو

خدا تعالیٰ کی نعمتوں کا صحیح استعمال

کرتے ہیں اور زینت کے سامان بھی اللہ تعالیٰ کی نعمت ہیں۔ یہ تمہارے لئے جائز ہیں مگر زینت کے متعلق جو احکام میں نے جاری کئے ہیں انہیں اگر تم نظر انداز کر دو گے یا ٹھکرا دو گے تو تم میرے غضب کے مورد بن جاؤ گے۔ اور اگر تم میری ہدایات کے مطابق زینت کی اشیاء کو استعمال کرو گے اور پاکیزہ اور حلال رزق سے فائدہ اٹھاؤ گے تو تمہیں یہ بشارت بھی دی جاتی ہے کہ قیامت کے دن یہ چیزیں صرف تمہارے لئے ہوں گی۔ دنیوی زندگی میں تو غیر بھی تمہارے ساتھ شریک ہیں لیکن اخروی زندگی میں اس میں تمہارے ساتھ کسی کو شریک نہیں کیا جائے گا۔ اس طرح ہم اپنے نشانات کو علم والے لوگوں کے لئے کھول کر بیان کرتے ہیں۔ تو کہہ دے۔ میرے رب نے صرف بُرے اعمال کو خواہ وہ ظاہر ہوں یا چھپے ہوئے اور گناہ کو اور بغیر حق کے سرکشی کو حرام کیا ہے۔ اور اس بات کو کہ تم اللہ تعالےٰ کے ساتھ کسی ایسے وجود کو جس کے لئے اللہ تعالےٰ نے کوئی دلیل نہیں اتاری شریک قرار دو اور اس بات کو بھی حرام قرار دیا ہے کہ تم اللہ پر ایسے جھوٹے الزام لگاؤ جن کو جانتے نہیں۔ غرض اللہ تعالےٰ نے زینت کے اظہار پر بعض پابندیاں لگائی ہیں۔ میں ان کی تفصیل میں نہیں جانا چاہتا۔ وقت بہت زیادہ ہو گیا ہے اور میں نے مردوں کے اجلاس میں بھی جانا ہے۔ میں صرف اس آیت کا ترجمہ کر دیتا ہوں جس میں

زینت کے اظہار پر پابندیاں

لگائی گئی ہیں۔ اور اس میں جو ہدایت ہے اس کی طرف اپنی بہنوں کو متوجہ کر دیتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :-

قل للمومنٰت یغضضن من ابصارھن ویحفظن فروجھن ولا یبدین زینتھن الا ما ظھر منھا ولیضربن بخمرھن علی جیوبھن ولا یبدین زینتھن الا لبعولتھن او آبائھن او آباء بعولتھن او ابنائھن او ابناء بعولتھن او اخوانھن او بنی اخوانھن او بنی اخواتھن او نسائھن او ما ملکت ایمانھن او التٰبعین غیر اولی الاربۃ من الرجال او الطفل الذین لم یظھروا علی عورٰت النساء ولا یضربن بارجلھن لیعلم ما یخفین من زینتھن۔ وتوبوا الی اللہ جمیعا ایہ المومنون لعلکم تفلحون۔ (سورۃ النور ع ۴)

یعنی اے رسولؐ تو مومن عورتوں سے کہدے یہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔ جو میں اس وقت آپ بہنوں تک پہنچانا چاہتا ہوں) کہ وہ

اپنی آنکھیں نیچی رکھا کریں

اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کیا کریں۔ اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کیا کریں۔ سوائے اس کے کہ جو آپ ہی آپ بے اختیار ظاہر ہوتی ہو۔ اور اپنی اوڑھنیوں کو سینہ پر سے گزار کر اس کو ڈھانک کر پہنا کریں اور اپنی زینتوں کو صرف اپنے خاوندوں یا باپوں یا اپنے خاوندوں کے باپوں یا اپنے بیٹوں یا اپنے خاوندوں کے بیٹوں یا اپنے بھائیوں یا اپنے بھائیوں کے بیٹوں یا اپنی بہنوں کے بیٹوں یا اپنی ہم کفو عورتوں یا جن کے مالک ان کے داہنے ہاتھ ہوں۔ ان کے سوا کسی پر ظاہر نہ کیا کریں یا ایسے مردوں پر جو ابھی جوان نہیں ہوئے یا ایسے بچوں پر جن کو ابھی عورتوں کے خاص تعلقات کا علم حاصل نہیں ہوا۔ اور اپنے پاؤں زور سے زمین پر اس لئے نہ مارا کریں کہ وہ چیز ظاہر ہو جائے جس کو وہ اپنی زینت سے چھپا رہی ہیں اور اے مومنو۔ سب کے سب اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

ان آیات میں عورتوں کو ان کی روحانی زندگی میں کامیاب ہونے کے لئے

یہ ہدایت دی گئی ہے

کہ اگر تم کامیاب ہونا چاہتی ہو۔ تو یہ ہمارا حکم ہے۔ اس کو کبھی نظر انداز نہ کرنا۔ میں اس وقت پردہ کے فوائد یا بے پردگی کے نقصانات کی تفاصیل میں نہیں جانا چاہتا یہ ایک مستقل مضمون ہے۔ جس کے متعلق میں بھی کچھ کہہ چکا ہوں۔ اور دوستوں نے بھی اس کے متعلق بہت کچھ کہا ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اس کے متعلق بہت سی نصائح فرمائی ہیں۔ لیکن میں پورے زور کے ساتھ کہتا ہوں۔ کہ شریعت اسلامیہ کا ہر حکم قابل عمل ہے۔ قرآن کریم ایک قابل عمل کتاب ہے۔ جو خدا تعالیٰ نے آسمان سے ہمارے لئے نازل فرمائی ہے۔ ان احکامات کا فلسفہ کیا ہے۔ ان کے فوائد کیا ہیں۔ ان کے چھوڑنے کے نقصانات کیا ہیں۔ یہ اپنے اپنے رنگ میں مفید اور ضروری چیزیں ہیں۔ لیکن ہمارے لئے پہلی بات جو ضروری ہے وہ یہ ہے۔ کہ

ہم دین العجائز اختیار کریں

یعنی یہ عہد کریں کہ چاہے ہمیں کوئی بات سمجھ آئے یا نہ آئے۔ ہمیں اسکے فوائد کا علم ہو یا نہ ہو۔ ہمیں اس کے نہ ماننے کے نقصانات بتلائے گئے ہوں یا نہ بتائے گئے ہوں ہم وہی کریں گے جو خدا تعالیٰ ہمیں کہے گا۔ اور ہم اسی طرح کریں گے۔ جس طرح خدا تعالیٰ ہمیں کرنے کے لئے کہے گا۔ جب تک یہ ذہنیت پیدا نہیں ہوگی آپ قرآن کریم کی برکات سے کبھی فائدہ نہیں اٹھا سکتیں۔

غرض خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم اپنی زینتوں کو اس فہرست کے علاوہ کسی پر ظاہر نہ کرو اور اپنے چہروں کو چھپائے رکھو۔ کیونکہ زینت کا بہترین محل اور موقعہ وہی ہیں۔ پس یہ ایک حکم ہے۔ جس کی ہم نے پوری پوری پیروی کرنا ہے۔ کیونکہ شریعت اسلامیہ کا ہر حکم قابل عمل ہے۔ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے جہاں یہ فرمایا ہے کہ جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔ کوئی مومن کسی دروازے سے داخل ہوگا۔ اور کوئی کسی دروازہ سے داخل ہوگا۔ اور کئی مومن ایسے بھی ہوں گے۔ جنہیں خدا تعالیٰ کہے گا کہ تم جنت کے ہر دروازہ سے داخل ہونے کے مستحق ہو۔ اسلئے جس دروازہ سے تم داخل ہونا چاہو داخل ہو جاؤ۔ وہاں آپ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ

جہنم کے سات دروازے ہیں

اور اس میں ہمیں اس طرف متوجہ کیا ہے کہ جہنم کے چھ دروازے اپنے اوپر بند کر کے تم کبھی مطمئن نہ ہو جانا۔ اگر جہنم کا ایک دروازہ بھی آپ نے اپنے اوپر کھولے رکھا۔ تو باقی دروازے اپنے اوپر بند کرنیکا تمہیں کیا فائدہ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے۔ کہ ہم اپنے اوپر جہنم کے ساتوں دروازے بند کریں اور وہ ہمیں اس مقام تک پہنچائے۔ جہاں اس کی محبت ہمیں ہر لمحہ پکار رہی ہو۔ کہ تم جنت کے آٹھوں دروازوں سے داخل ہونے کے مستحق ہو تم آگے بڑھو۔ اور جس دروازہ سے چاہو۔ میری جنت میں داخل ہو جاؤ۔ یہ وہ چند باتیں ہیں جو بطور ڈاکو کے ہمارے اوقات کو ضائع کرنے والی تھیں اور جن سے محفوظ رہنے کی خدا تعالیٰ نے ہمیں بڑی تاکید کی ہے

اب میں بڑے اختصار کے ساتھ بعض ایسی باتیں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ جن کی طرف ایک احمدی عورت کو توجہ دینا ضروری ہے۔ پہلی بات

تربیت اولاد

کے متعلق ہے۔ تربیت اولاد کی اصطلاح میں میں سمجھتا ہوں سارے گھر والے ہی شامل ہیں۔ یعنی تربیت اولاد کا فرض صرف والد اور والدہ پر ہی عائد نہیں ہوتا۔ بلکہ جو فرد بھی کسی گھر میں رہتا ہے۔ اس پر چھوٹی عمر والوں کی تربیت کرنا فرض ہے اور اس کا یہ کام ہے۔ کہ وہ قابل تربیت عمر کے بچوں کی تربیت ایک خاص مقصد سامنے رکھکر کر رہا ہو۔ آپ کو یہ امر خوب یاد رکھنا چاہیئے کہ وہ بچے جو آپ کی گودوں میں پلے ہیں۔ ان کے دلوں میں خدا تعالیٰ کی محبت سمندر کی طرح موجزن ہو۔ اور وہ دین اسلام کی خاطر ہر وقت ہر قربانی کرنے کے لئے تیار رہیں بعض ماحول ایسے بھی دیکھے گئے ہیں۔ کہ جہاں ماں بچے کو کپڑے پہناتے ہوئے دعا کرنے کی بجائے کوسنے دے رہی ہوتی ہے یہ بہت بری بات ہے یہ ایک ایسا وقت ہوتا ہے۔ کہ نہ آپ کا کوئی پیسہ خرچ ہوتا ہے۔ اور نہ آپ کو کوئی اور تکلیف ہوتی ہے۔ آپ کو کپڑے پہنانے میں دو منٹ۔ پانچ منٹ یا دس منٹ لگتے ہیں۔ یہ دو منٹ۔ پانچ منٹ یا دس منٹ آپ اپنے بچے کے لئے دعائیں کرنے میں صرف کریں۔ آپ بچے کو کپڑے بھی پہناتی جائیں۔ اور ساتھ ساتھ یہ دعائیں بھی کرتی جائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے نیک بنائے۔ دین کا خادم بنائے۔ اسے اپنی محبت دے۔ اور اپنے فضلوں کا وارث بنائے۔ ان کے علاوہ ہزاروں اور دعائیں ہیں جو آپ اپنے بچے کے لئے کر سکتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے جذبہ کو دیکھکر آپ کی دعاؤں کو قبول بھی کریگا اور آپ کی اولاد آپکی آنکھوں کی ٹھنڈک ہوگی وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہوگی۔ غرض بچوں کیلئے بہت دعائیں کریں اور ان کی تربیت کا بڑا خیال رکھیں۔ آپ بہنوں پر اس سلسلہ میں بڑی بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔

دوسری بات جس کی طرف میں آپ کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ یہ ہے کہ آپ اپنے گھریلو ماحول کو روحانی خوشحالی بخشنے کی کوشش کریں۔

آپ اپنا ماحول ایسا بنائیں

کہ آپ سے تعلق رکھنے والے جب اپنا کام ختم کر کے گھروں کو واپس آئیں تو بے اختیار خدا تعالیٰ کی حمد بیان کرنے لگ جائیں کہ اس نے ہماری بیویوں۔ ہماری ماؤں ہماری بہنوں ہماری بیٹیوں اور دوسری رشتہ دار عورتوں کو یہ توفیق بخشی ہے۔ کہ انہوں نے اس گھر کو جنت کا نمونہ بنا دیا ہے اور ہمیں اس بات کے لئے آزاد کر دیا ہے کہ ہم باہر رہ کر جتنا وقت چاہیں۔ دین کی خدمت میں صرف کر سکیں۔

تیسری بات جس کی طرف میں آپ کو توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ

دعاؤں پر بہت زور دینا ہے

پہلے میں نے آپ بہنوں کو تربیت اولاد کے سلسلہ میں توجہ دلائی تھی۔ اور اب میں آپ کو عام طور پر دعاؤں پر زور دینے کی تاکید کرتا ہوں۔ ہم اسے دعاؤں میں صرف کر سکتے تھے۔ میں اس کی ایک چھوٹی سی مثال آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ ایک دن میں اپنے کالج کے دفتر میں بیٹھا تھا۔ طالب علموں کے فارم یونیورسٹی میں جانے تھے۔ دفتر کے ایک کلرک نے ڈیڑھ دو سو فارم میرے سامنے رکھدیئے۔ ان فارموں پر میں نے دستخط کرنے تھے۔ اور یہ کام قریباً پندرہ بیس منٹ کا تھا۔ دستخط کرنے کا کام ایسا نہیں جس کے لئے ذہنی طور پر

توجہ کی ضرورت ہے

اس لئے میں ان فارموں پر دستخط بھی کرتا رہا۔ اور ساتھ ساتھ درود بھی پڑھتا رہا۔ دو تین منٹ کے بعد مجھے خیال آیا کہ میں اپنے ایک بھائی کو نیکی سے محروم کر رہا ہوں۔ چنانچہ میں نے اس کلرک کو جو میرے پاس کھڑا تھا۔ کہا۔ دیکھو میں فارموں پر دستخط کر رہا ہوں۔ اور درود بھی پڑھ رہا ہوں۔ تمہیں اس وقت کوئی کام نہیں۔ تم صرف میرے دستخطوں کے بعد فارم اٹھاتے ہو۔ تم فارم بھی اٹھاتے رہو اور ساتھ ساتھ مختصر سا درود اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد بھی پڑھتے رہو۔ تو تمہیں اس میں کوئی دقت محسوس نہیں ہوگی۔ کام بھی کرتے رہوگے اور درود بھی پڑھتے رہوگے۔ چنانچہ اس کلرک نے

درود پڑھنا شروع کردیا

اور جب میں نے فارموں پر دستخط کئے۔ تو اس نے بڑا بشاش چہرہ بنا کر مجھے بتایا کہ میاں صاحب میں نے اتنی بار (اس نے دو تین سو کے درمیان مجھے کوئی عدد بتایا) درود پڑھ لیا ہے۔ اب دیکھو یہ ایک خیال ہی ہے اگر آپ کو ہر وقت یہ خیال رہے کہ ہم نے

اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ

اپنے رب کے حضور نہایت انکساری کے ساتھ جھکتے ہوئے خرچ کرنا ہے۔ تو آپ ایسا کر سکتے ہیں اور آپ کے کسی کام میں ہرج بھی واقع نہ ہوگا۔ آپ کھانا پکا رہی ہوتی ہیں۔ آپ دیگچی میں چمچہ ہلا رہی ہوتی ہیں تا مسالہ بھون لیں۔ تو آپ اپنے ہاتھ کی حرکت کے ساتھ سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم پڑھ سکتی ہیں۔ آپ اپنے ہاتھ کی ہر حرکت کے ساتھ اللھم صل علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد پڑھ سکتی ہیں۔ اسی طرح جو کھانا تیار ہوگا۔ وہ کھانے والوں کے معدہ میں صرف مادی غذا ہی مہیا نہیں کرے گا۔ بلکہ آپ کی دعاؤں کے نتیجہ میں انہیں

روحانی غذا سے بھی حصہ ملے گا

گویا وہ مادی غذا کے ساتھ ساتھ روحانی غذا بھی کھا رہے ہوں گے اور دعائیں ان کے بدن کا جزو بن رہی ہوں گی۔ غرض آپ اپنے بچوں کو کپڑے پہنا رہی ہوتی ہیں۔ آپ اپنے بچوں۔ والدین۔ خاوندوں یا دوسرے عزیزوں کے کپڑے دھو رہی ہوتی ہیں۔ گھر میں صفائی کر رہی ہوتی ہیں۔ یا دوسرے گھریلو دھندوں میں مصروف ہوتی ہیں۔ تو ان کاموں کو انجام تک ضرور پہنچائیں لیکن ان کے ساتھ ساتھ دعائیں بھی کرتی جائیں ان کے علاوہ دوسری مخصوص اوقات میں بھی دعاؤں پر زور دیں فرائض ادا کرنے کے علاوہ اکثر عورتیں اور مرد ایسے اوقات مقرر کر لیتے ہیں۔ جن میں وہ نوافل ادا کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی حمد بیان کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی تسبیح کرتے ہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں۔ لیکن یہ عادت کی بات ہے پس اس بات کا خیال رکھنے کی ضرورت ہے۔ کہ ہم نے

اپنے اوقات کو دعاؤں اور عبادت میں خرچ کرنا ہے

اگر آپ بہنیں ایسا کریں تو آپ صبح بیدار ہونے سے لے کر رات کو دوبارہ سونے تک اکثر حصہ وقت کا دعاؤں میں گذار سکتی ہیں۔ اور یہ کتنی بڑی نیکی ہے۔ جسے آپ عدم توجہ کے باعث محروم رہتی ہیں۔ پس میں تاکید سے پھر تاکید سے اور پھر تاکید سے اور نہایت عاجزی اور انکسار سے آپ بہنوں کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ دعاؤں پر زور دیں۔ دعاؤں پر زور دیں۔ دعاؤں پر زور دیں۔ اور اپنی زندگیوں کا ہر حصہ اور اپنے اوقات کا ہر لمحہ دعاؤں میں صرف کریں۔ تا ان میں شیطان کو

کوئی دخل ممکن نہ رہے

اللہ تعالیٰ مجھے بھی اور آپ کو بھی اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

کے لئے دعا کریں۔ (علیم الدین قمر چک ۱۱/۱۴۳ ضلع منٹگمری)

۳۔ میرے بیٹے ملک محمد صفی اللہ خان کو چند ایک پریشانیاں لاحق ہیں۔ نیز اسکی ایک محکمانہ انکوائری ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کی پریشانیاں دور فرمائے۔ آمین

(خاکسار محمد فقیر اللہ خان۔ سابق انسپکٹر آف سکولز)

موٹاپا اور ڈاڈالین

موٹاپے کی وجوہات

• کثرتِ خوراک • مرغن غذائیں • مٹھائی کا زیادہ استعمال • آرام طلبی • ورزش نہ کرنا

نتائج

جسم بدنما اور بھدا ہو جاتا ہے۔ کھانا ہضم نہیں ہوتا۔ انسان بیحد سست ہو جاتا ہے Blood Pressure زیادہ ہو جاتا ہے دل کے مختلف اور مہلک عوارض لگ جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں جگر بہت بری طرح متاثر ہوتا ہے۔

ظاہر ہے کہ ایسی سینکڑوں بیماریوں کی جڑ سے جلد چھٹکارا حاصل کرنا ضروری ہو جاتا ہے۔ چنانچہ اکثر اوقات غلط قسم کی ادویات کھانے سے جن سے عام طور پر بھوک اور نیند کا جسمانی نظام بہت بری طرح متاثر ہوتا ہے انسان بجائے فائدہ حاصل کرنے کے مزید کئی قسم کی مہلک امراض خرید لیتا ہے

ڈاڈالین

جرمنی کی نہایت مقبول اور بے ضرر گولیاں جو ہر موسم میں مرد اور عورت یکساں طور پر استعمال کر سکتے ہیں۔ بہت جلد آپ کو اس بیماری سے نجات دے سکتی ہیں۔

۷۵ گولیوں کی خوبصورت شیشی کی قیمت علاوہ محصول ڈاک ۱۲ روپے

تیار کردہ ایم۔ ویلم۔ اشویگے۔ مغربی جرمنی

ایجنٹس برائے پاکستان شفا میڈیکو۔ چوک میو ہسپتال لاہور

ہمیشہ اپنی

طارق ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ

کی

آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے

مینجر

سرمہ نور والوں کا

نورانی کاجل

آنکھوں کی صفائی اور خوبصورتی کیلئے

بہترین تحفہ

ہمیشہ خریدتے وقت

شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ سیالکوٹ

کا لیبل ملاحظہ فرما لیا کریں

موٹا سڈول مضبوط اور سرخ و سفید بنانے والی

مجرب دوا

رفیق صحت

استعمال سے پہلے اپنا وزن کر لیں۔ تھوڑے ہی عرصہ میں آپ کی صحت چمک اٹھے گی۔ اور وزن بڑھ جائے گا۔ جنسی امراض خواہ کیسی ہی ہوں۔ رفع دفع ہو جاتی ہیں

قیمت کورس ۱۵/- روپے

نصف ۷/۵۰ ”

احمدیہ دواخانہ متصل ٹی آئی پرائمری سکول ربوہ

عمارتی لکڑی

ہمارے ہاں عمارتی لکڑی دیار۔ کیل۔ پڑتل۔ چیل کا کافی سٹاک موجود ہے۔

ضرورت مند احباب ہمیں خدمت کا موقع دے کر مشکور فرمائیں۔

گلوب ٹمبر کارپوریشن — ۲۵ نیو ٹمبر مارکیٹ لاہور فون ۶۲۶۱۸

سٹار ٹمبر سٹور — ۹۰ فیروز پور روڈ لاہور

لائل پور ٹمبر سٹور — رجباہ روڈ لائلپور فون نمبر ۳۸۷

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری والدہ محترمہ بیمار ہیں۔ گردے کا اپریشن ہوگا۔ احباب صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔

ملک بشیر احمد بدین حال حال شدہ حیدر آباد

۲۔ خاکسار عرصہ ایک سال سے دماغی دورہ [illegible] احباب صحت

ہمدرد ٹنسوال (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں۔ مکمل کورس ۲۰/- بیس روپے

سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود رضی اللہ عنہ

نے

"طبیہ عجائب گھر" کے متعلق فرمایا "ان کی دوائیں بہت مقبول" (الفضل ۲۷ جولائی سنہ ۱۹۵۶ء)

سونے کی گولیاں:۔ بیش قیمت مفید اجزاء کا مرکب ہے پیشاب کے جملہ امراض فاسفیٹ البومین وشکر کا قلع قمع کرتی ہیں۔ کمزور مریضوں کو توانا اور مضبوط بنا دیتی ہیں ایک ماہ کورس چودہ روپے دو ہفتے کورس سات روپے ۸ آنے کارڈ آنے پر فہرست مفت روانہ ہوگی۔ پتہ: طبیہ عجائب گھر امین آباد ضلع گوجرانوالہ

ھوالشافی

کمزوری

بچوں میں ہو تو "بے بی ٹانک" ۔ ۔/۳ قیمتی
دماغی ہو تو "برین ٹانک" ۔ ۔/۳ "
اعصابی ہو تو "جنرل ٹانک" ۔ ۔/۴ "
کمی خون ہو تو "سپیشل ٹانک" ۔ ۔/۵ "
خاص قسم کی ہو تو "سپیشل کورس" ۔ ۔۱۰ "
بڑھاپے کی ہو تو "ریجوی نیٹنگ کورس" ۔ ۔ ۔۳۰ "
کیور ویل میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۳۵ کمرشل بلڈنگ لاہور
ڈاکٹر راجہ ھومیو انیڈ کمپنی۔ ربوہ

---

۷۵ فیصد کشتہ آفتابی سلاجیت

مفرد۔ بے ضرر۔ کثیر الفوائد ہونے کے لحاظ بے نظیر دوا ہے۔ وجع المفاصل۔ درد کمر درد گردہ کے لئے تریاق ہے۔ ضعف عامہ اور کمزوری کو توانائی اور طاقت بخشتی ہے۔ خوراک صبح و شام ۳ ماشہ ہمراہ دودھ تازہ دیں قیمت ایک تولہ ایک روپیہ۔ ۲۰ تولہ کی قیمت ۸ روپیہ ۸۰ تولہ کی قیمت ۳۰ روپیہ۔
پتہ:۔ جڑی بوٹی سپلائی۔ مانسہرہ ضلع ہزارہ گریسن گارڈ

ربوہ گولبازار میں

دواخانہ حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ
کی شاخ کھل گئی ہے
حب اٹھرا اور دوسری دوائیں
اب آپ کو مقررہ نرخوں پر یہیں سے
مل سکتی ہیں۔ فہرست ادویات مفت حاصل کریں۔
مینیجر دواخانہ حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ در ربوہ

قابل اعتماد سروس

سرگودھا سے سیالکوٹ
عباسیہ
ٹرانسپورٹ کمپنی
کی
آرام دہ بسوں میں سفر کریں

رشید اینڈ برادرز سیالکوٹ
کے

نئے ماڈل کے چولہے

بلحاظ اپنی خوبصورتی مضبوطی تیاری کفایت اور اخراج حرارت دنیا بھر میں بے مثال ہیں اپنے شہر کے ہر بڑے ڈیلر سے طلب فرمائیے۔

احباب ہمیشہ اپنی قابل اعتماد سروس

پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ لاہور

کی آرام دہ اور دلکش بسوں میں سفر کریں

ھوالشافی

مفید دوائیں

تریاق معدہ

پیٹ درد، بدہضمی، اپھارہ، بھوک نہ لگنا، کھٹے ڈکار، ہیضہ، اسہال، متلی اور قے، ریاح خارج نہ ہونا، بار بار اجابت کی حاجت اور قبض کیلئے نہایت مفید زود اثر اور کامیاب دوا۔ قیمت فی شیشی:۔ دو روپیہ اور ایک روپیہ۔

سرمہ ہمدرد چشم

ضعف بصر، جالا پھولا، دھند، آشوب چشم، بیاض چشم، خارش اور ککروں کے لئے مفید ہے۔ قیمت: فی شیشی ایک روپیہ، چھوٹی شیشی۔ پچاس پیسے۔

مفید منجن

دانتوں کو صاف اور چمکدار، مسوڑھوں کو مضبوط اور منہ کو خوشبودار بناتا ہے اس کا باقاعدہ استعمال دانتوں اور مسوڑھوں کو جملہ شکایات سے محفوظ رکھتا ہے۔ قیمت فی شیشی۔ ایک روپیہ۔

اکسیر پائیوریا

دانتوں اور مسوڑھوں کے لئے نہایت مفید، مسوڑھوں سے خون اور پیپ کا آنا (پائیوریا) دانتوں کا ہلنا، دانتوں کی میل، ٹھنڈے یا گرم پانی کا لگنا اور منہ کی بدبو دور کرنے کے لئے اکسیر ہے۔ قیمت فی شیشی: ایک روپیہ پچاس پیسہ، دو روپے پچاس پیسے۔

حبوب مفید اٹھرا

حمل کا گر جانا، مردہ بچے پیدا ہونا یا پیدا ہو کر مختلف امراض دست، قے، اسہال، زہرباد، نمونیہ وغیرہ سے فوت ہو جانا۔ لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہونا مگر لڑکے فوت ہو جانے کے لئے تیر بہدف دوا ہے۔ قیمت:۔ فی شیشی۔ پانچ روپے، مکمل کورس۔ پندرہ روپے

اولاد نرینہ کیلئے مجرب دواء اکسیر اولاد نرینہ۔ قیمت مکمل کورس۔ پندرہ روپے

پیام نور

تلی اور جگر کا بڑھ جانا، بخار، ضعف جگر، ضعف ہضم، دائمی قبض، خرابی خون، پھوڑا پھنسی، تھکن، چھائیں، درد کمر، جوڑوں کا درد، ریحی درد، دل کی دھڑکن، کثرت پیشاب کو دور کر کے اعصاب کو طاقتور بناتا اور قوت بخشتا ہے۔ فی بوتل چار روپے

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ

کوشش کی جائے کہ جماعت کا ہر فرد قرآن کریم کا ترجمہ جانتا ہو

تعلیم کو ترقی دینا ہماری جماعت کا اہم ترین فرض ہے

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مورخہ ۲۸ر دسمبر ۱۹۶۲ء کو جماعتی ترقی کے لئے چند ضروری امور کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:-

"کچھ عرصہ ہوا میں نے جماعت کے دوستوں کو بعض تحریکات کی تھیں جن کے متعلق میں سمجھتا ہوں کہ ان پر عمل کئے بغیر جماعت کلی طور پر کبھی ترقی نہیں کر سکتی مگر افسوس ہے کہ جماعت نے ان کی طرف پوری توجہ نہیں کی۔ اب میں پھر دوستوں کو ان تحریکات کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔

ان میں سے ایک تحریک تو یہ ہے کہ ہر جگہ قرآن کریم کے درس جاری کئے جائیں۔ اور کوشش کی جائے کہ جماعت کا ہر فرد قرآن کریم کا ترجمہ جانتا ہو۔ خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ دونوں کا یہ کام ہے کہ وہ جماعت کی نگرانی رکھیں اور دیکھیں کہ ان میں سے کون کون لوگ قرآن کریم کا ترجمہ نہیں جانتے۔ پھر جو لوگ ایسے ہوں ان کو قرآن کریم کا ترجمہ پڑھایا جائے اور اس بارہ میں اس قدر تعہد سے کام لیا جائے کہ جماعت کا کوئی ایک فرد بھی ایسا نہ رہے جو قرآن کریم کا ترجمہ نہ جانتا ہو۔ اور جو لوگ قرآن کریم کا ترجمہ جانتے ہوں ان کے متعلق کوشش کرنی چاہیئے کہ انہیں دوسرے علوم سے واقفیت پیدا ہو۔

پھر میں نے یہ بھی اعلان کیا تھا کہ چونکہ دنیوی تعلیم بھی نہایت اہم چیز ہے اس لئے ہر جماعت کا فرض ہے کہ وہ اپنے اپنے افراد کا جائزہ لے اور کوشش کرے کہ جماعت کا کوئی لڑکا ایسا نہ ہو جو کم از کم پرائمری کا پاس نہ ہو۔ پھر جو لڑکے پرائمری پاس ہوں ان کے متعلق کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ مڈل تک تعلیم حاصل کریں۔ [illegible] جن کی تعلیم مڈل تک ہے ان کے متعلق کوشش کریں کہ وہ انٹرنس پاس کریں۔ اور جو لڑکے انٹرنس پاس ہیں ان کے متعلق کوشش کریں کہ وہ کالج میں داخل ہوں اور ایف اے یا بی اے پاس کریں۔ غرض تعلیم کو ترقی دینا ہماری جماعت کا اہم ترین فرض ہے۔ اس طرح ایک طرف تو خود ان کے ایمان میں مضبوطی پیدا ہو گی اور دوسری طرف جماعت کی طاقت اور اس کی قوت میں بھی اضافہ ہو گا۔ پس میں جماعتوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ فوراً اس قسم کے نقشے پُر کر کے نظارت میں بھجوائیں کہ ہر جماعت میں پانچ سے بیس سال تک کی عمر کے کتنے لڑکے ہیں۔ ان میں سے کتنے پڑھتے ہیں اور اور کتنے نہیں پڑھتے، [illegible] پڑھتے ہیں۔ پھر جو نہیں پڑھتے ان کے والدین کو تحریک کی جائے کہ وہ انہیں تعلیم دلائیں اور کوشش کی جائے کہ زیادہ سے زیادہ لڑکے سکولوں میں تعلیم حاصل کریں اور ہائی سکولوں میں ... پاس ہونے والے لڑکوں میں سے جن کے والدین صاحب استطاعت ہوں۔ ان کو تحریک کی جائے کہ وہ انہیں یہاں کالج میں پڑھنے کے لئے بھیجیں تاکہ ہماری جماعت دنیوی تعلیم کے لحاظ سے بھی دوسروں پر فوقیت رکھنے والی ہو۔"

(الفضل ۱۱ر جولائی ۱۹۶۲ء)

گمشدہ رسید بکیں

سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ ملتان شہر نے اطلاع دی ہے کہ رسید بک نمبر ۱۷۲۴۷ جو کہ رسید ۳۸ تک استعمال شدہ ہے ان سے گم ہو گئی ہے

۲۔ سیکرٹری صاحب مال للیانی ضلع لاہور نے اطلاع دی ہے کہ رسید بک ۷۸۶۱ جو کہ رسید ۸۱ تک استعمال شدہ ہے کہیں گم ہو گئی ہے اس لئے جملہ احباب جماعت کو اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ ان رسید بکس پر کوئی چندہ نہ دیں اور اگر کسی دوست کو یہ رسید بکیں ملیں تو مہربانی فرما کر فوراً نظارت بیت المال کو واپس ارسال فرما دیں (ناظر بیت المال ربوہ)

محترم حاجی محمد عبد اللہ صاحب سابق ناظر بیت المال وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

ربوہ — افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ محترم حاجی محمد عبد اللہ صاحب سابق ناظر بیت المال مورخہ ۲۹، ۳۰ر جنوری ۱۹۶۶ء کی درمیانی رات گیارہ بجے حرکت قلب بند ہو جانے سے بعمر ۷۶ سال وفات پا گئے۔ اِنا للہ و انا الیہ راجعون۔

نماز جنازہ مورخہ ۳۰ر جنوری کی رات کو امیر مقامی محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی جس میں احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ بعد ازاں جنازہ بہشتی مقبرہ لے جا کر آپ کی نعش کو وہاں دفن کیا گیا۔ قبر پر محترم جناب ملک سیف الرحمن صاحب مفتی سلسلہ نے دعا کرائی۔

محترم حاجی صاحب مرحوم ۱۹۱۲ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دست مبارک پر بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے تھے۔ آپ آرڈیننس ڈپو میں ہیڈ کلرک تھے۔ ملازمت کے دوران راولپنڈی اور فیروزپور میں جماعتی عہدوں پر فائز رہ کر خدمات بجا لاتے رہے۔ ۱۹۴۹ء میں سرکاری ملازمت سے ریٹائر ہونے کے بعد خدمت سلسلہ کے لئے زندگی وقف کی چنانچہ نظارت بیت المال میں نائب ناظر اور ناظر کی حیثیت سے اہم خدمات سر انجام دیں اور ۱۹۵۶ء میں صدر انجمن سے ریٹائر ہوئے ۱۹۶۱ء میں آپ نے فریضۂ حج ادا کرنے کی سعادت حاصل کی۔ بہت نیک مخلص اور فدائی احمدی تھے۔

محترم حاجی صاحب مرحوم نے چار بیٹیاں اور دو فرزند مکرم سعید احمد صاحب کراچی اور مکرم رشید احمد صاحب لاہور اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم حاجی صاحب مرحوم کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور اپنے خاص مقام قرب سے نوازے۔ نیز پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرما کر دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

محترم میاں فتح الدین صاحب آف پیرکوٹ کی وفات

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

میرے پھوپھا محترم میاں فتح الدین صاحب آف موضع پیرکوٹ ضلع گوجرانوالہ مورخہ ۲۶ر جنوری ۱۹۶۶ء کو وفات پا گئے۔ اِنا للہ و انا الیہ راجعون۔ آپ رات بالکل تندرست سوئے تھے صبح جب بچے وضو کے پانی لے کر گئے تو معلوم ہوا کہ آپ آخرت کا سفر اختیار کر چکے ہیں۔ مرحوم کو ۱۸۹۸ء میں عین عالم جوانی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دستی بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہونے کا شرف حاصل ہوا تھا۔ خلافت کے قیام پر شرح صدر سے آپ نے اس سے وابستگی اختیار کر لی اور آخر دم تک اس کے ساتھ وابستہ رہے آپ موصی تھے اور اس خیال سے کہ شائد گاؤں میں رہائش ہونے کی وجہ سے وفات کے بعد آپ کی نعش کو ربوہ پہنچانے میں کوئی روک پیدا ہو جائے نہ صرف آپ ہر وقت اپنی لڑکیوں اور نواسوں کو نصیحت کرتے رہتے تھے کہ وفات کے بعد مجھے ربوہ ضرور پہنچانا۔ بلکہ قریباً آٹھ سال سے اپنے لئے بکس بھی تیار کر رکھا تھا عمر بھی کافی لمبی پائی۔ وفات کے وقت آپ کی عمر قریباً ۱۰۷ سال تھی۔

آپ کی نعش بذریعہ ٹرک مورخہ ۲۶/۱/۶۶ کو ہی ربوہ لائی گئی۔ اور مورخہ ۲۷/۱/۶۶ کو بعد نماز ظہر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور قریباً دو بجے بعد دوپہر آپ کو قطعہ خاص (صحابہ) بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ تدفین کے بعد مکرم مولوی نور محمد صاحب نسیم سیفی سابق رئیس التبلیغ مغربی افریقہ نے دعا کرائی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند کرے اور آپ کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے آپ کے نیک نمونہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(سلطان احمد پیرکوٹی)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴